سوال

زکوٰۃ کے 941

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

شرعی حیثیت اوراس کی ادائیگی کا طریقہ کیا ہے، کتنے مال پر زکوٰۃ فرض ہے اور مصارفِ زکوٰۃ کتنے ہیں؟ علاوہ ازیں صدقہ فطر کی وضاحت بھی کریں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

زکوٰۃ اسلام کا تیسرا بنیادی رکن ہے.جس کی فرضیت قرآن مجید اوراحادیث صحیحہ صریحہ سے ثابت ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ ٤٣ البقرة

''نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو''۔

ب اور مقام پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

فَإِذَا انسَلَخَ الْأَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدتُّمُوهُمْ وَخُذُوهُمْ وَاحْصُرُوهُمْ وَاقْعُدُوا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ فَإِن تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَخَلُّوا سَبِيلَهُمْ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ .5.التوبة

مت والے مہینے گزر جائیں تو مشرکین کو جہاں پاؤ قتل کرو، ان کو پکڑلو اوران کا محاصرہ کرو اور ہر مقام پر ان کی گھات میں بیٹھے رہو پس اگر وہ توبہ کرلیں اور نماز قائم کریں، زکوٰۃ ادا کریں تو ان کا راستہ چھوڑ دو (یعنی جنگ بند کردو) بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ کفار ومشرکین اگر ایمان کا دعویٰ کریں۔ اسلام قبول کریں تب بھی ان سے جنگ بند نہیں ہوگی تاوقتیکہ وہ نماز پڑھیں اور زکوٰۃ ادا کریں۔ زکوٰۃ کی ادائیگی کے بعد ہی وہ مسلم برادری میں شامل ہوسکتے ہیں اور رشتہ اخوت میں منسلک رہ سکتے ہیں۔ اگر کوئی شخص زکوٰۃ ادا نہیں کرتا تو وہ اس

لَا يَرْقُبُونَ فِي مُؤْمِنٍ إِلًّا وَلَا ذِمَّةً وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُعْتَدُونَ ١٠ فَإِن تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ وَنُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ١١. التوبة

ہ کسی مومن کے بارے میں نہ قرابت کا لحاظ کرتے ہیں، نہ عہد کا اور یہی لوگ ہیں حد سے بڑھنے والے۔ پھر اگر یہ توبہ کرلیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں تو تمہارے دینی بھائی ہیں اوران لوگوں کے لئے جو علم رکھتے ہیں ہم آیات کھول کھول کر بیان کرتے ہیں''۔

لفظ زکوٰۃ دو معنوں میں مستعمل ہے ۱) پاک (وا ۲) بڑھنا (نا۔

سال گزارنے کے بعد جو حصہ بطور فرض ادا کیا جاتا ہے ان ہی دو معنوں کے پیش نظر اسے زکوٰۃ کہتے ہیں کیونکہ ادائیگی زکوٰۃ کرنے والے کی نیکیاں بڑھتی ہیں۔ درجات بلند ہوتے ہیں۔ مال کی طہارت ہوتی ہے اوراس میں اللہ کی طرف سے برکت پیدا ہوتی ہے اور زکوٰۃ دہندہ خود گناہ اور بخل سے بچ جاتا ہے اور

خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِم بِهَا...١٠٣. التوبة

اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) زکوٰۃ لے کر ان کے جان ومال کا تذکیہ کرو اوران کو پاک وصاف بنادو''۔

زکوٰۃ اللہ تعالیٰ کی حقیقتاً مالی عبادت ہے اوراسے اگر واقعاتی اعتبار سے دیکھا جائے تو اس کو اجتماعی زندگی میں معاشرے کے اندر ریڑھ کی حیثیت حاسل ہے۔ یہ اسلام کے سیاسی ومعاشی نظام کی بنیاد ہے۔ شریعت اسلامی نے چار قسم کے مال پر زکوٰۃ فرض کی ہے:

١۔ بہائم۔ چارپائے جانور اونٹ گائے بکری وغیرہ

٢۔ سونا چاندی نقود اور زیورات وغیرہ

٣۔ ہر قسم کا وہ تجارتی مال جس میں تجارت شرعاً جائز ہے۔

٤۔ زمین کی پیداوار، اجناس، خوردنی پھل وغیرہ

چونکہ شریعت نے زکوٰۃ مالداروں پر فرض کی ہے تاکہ ان کے مال کا کچھ حصہ ہر سال غرباء ومساکین کی ضروریات پر صرف کیا جاسکے لہٰذا ہر قسم کے مال سے زکوٰۃ کا نصاب مقرر کیا گیا۔ مذکورہ بالا چار قسم کے مال کا نصاب درج ذیل ہے:

١) بہائم: اونٹوں کا نصاب پانچ اونٹ ہے۔ صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ میں حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ليس فى ما دون خمس ذود صدقة من الإبل.))

''پانچ سے کم اونٹوں پر زکوٰۃ نہیں ہے۔ پانچ تا نو اونٹ پر ایک بکری زکوٰۃ ہے۔ [illegible] ۱۵ تا ۱۹ پر تین بکریاں، [illegible]

[illegible] ۳۹۸/ ۱ میں حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا تو انہیں حکم دیا:

(وأمره لأن يأخذه من البقر كل ثلاثين بقرة تبيعا.))

'کہ تیس گائیوں پر ایک سال کا بچھڑا زکوٰۃ میں لے''۔

[illegible] اور ۴۰ پر ایک گائے جس کے دو دانت نکل [illegible]

۲) چاندی اور سونے کا نصاب :

((عَن عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ بِبَعْضِ أَوَّلِ هٰذَا الحَدِيثِ، قَالَ : «فَإِذَا كَانَتْ لَكَ مِائَتَا دِرْهَمٍ، وَحَالَ عَلَيْهَا الحَوْلُ، فَفِيهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ، وَلَيْسَ عَلَيْكَ شَيْءٌ - يَعْنِي - فِي الذَّهَبِ حَتَّى يَكُونَ لَكَ عِشْرُونَ دِينَارًا، فَإِذَا [ص : 101] كَانَ لَكَ عِشْرُونَ دِينَارًا، وَحَالَ عَلَيْهَا الحَوْلُ، فَفِيهَا نِصْفُ دِينَارٍ.))

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : جب تمہارے پاس دو سو درہم ہوں اور ان پر سال گزر جائے تو ان پر زکوٰۃ پانچ درہم ہوگی اور جب تمہارے پاس بیس دینار سونا ہو اور اس پر ایک سال گزر جائے تو اس میں نصف دینار زکوٰۃ ادا کرنا ضروری ہے''۔ (ابوداؤد،

اس کے علاوہ کتب احادیث میں بے شمار ایسی روایات ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کے لئے ۲۰۰ درہم اور سونے کے لئے ۲۰ دینار نصاب متعین فرمایا ہے اور ان پر زکوٰۃ کے واجب ہونے کے لئے ایک سال کا عرصہ شرط قرار دیا ہے۔ اور اس بات پر عموماً اتفا

۳۳) زیورات پر زکوٰۃ : سونے اور چاندی کے زیورات پر بھی زکوٰۃ دینی چاہیے، جب وہ نصاب کو پہنچ جائیں، شریعت نے جب سونے اور چاندی پر زکوٰۃ فرض کی ہے اور سونے چاندی کے زیور بھی سونا چاندی ہیں ان کو کسی نص قطعی نے زکوٰۃ سے مستثنیٰ نہیں کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے زیورات پر زکوٰۃ نہ

قال : «أَيَسُرُّكِ أَن يُسَوِّرَكِ اللهُ بِهِمَا يَومَ القِيَامَةِ سِوَارَيْنِ مِن نَارٍ؟»

'کیا تم ان کی زکوٰۃ بھی دیتی ہو؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہیں پسند ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان کے بدلے میں تمہیں آگ کے کنگن پہنائے''۔

ں عورت نے یہ بات سنتے ہی کنگن اتار کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھ دیئے اور کہا میں نے یہ دونوں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ میں دے دیئے۔

(صحیح نسائی 2324, صحیح ابوداؤد 1563)

نبی اللہ عنہما نے کہا ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور ہاتھ میں چاندی کی چوڑیاں دیکھیں اور پوچھا، عائشہ یہ کیا ہے؟ میں نے کہا یہ (زیور) میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر حصولِ زینت کے لئے بنائے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(أتودين زكاتهن؟ قلت لا أو ما شاء الله قال : حسبك من النار.))

وداؤد ۱۵۶۵، دار قطنی)

امام حاکم نے بھی اس حدیث کو مستدرک میں بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث شیخین کی شرط پر صحیح ہے۔

ی ہے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، سعید بن مسیب، عطاء، سعید بن جبر، عبداللہ بن شداد، میمون بن مہران، مجاہد، جابر بن زید، زہری، سفیان ثوری، ابن منذر، عبداللہ بن مبارک، ابوحنیفہ وغیرہ کا یہی موقف ہے اور اما

مال تجارت پر زکوٰۃ : ارشاد باری تعالیٰ ہے :

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنفِقُوا مِن طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ... ۲:۲٦۷ البقرۃ

ے ایمان والو! اپنی کمائی میں سے بہترین چیز خرچ کرو''۔

ری ۵/۵۵٦ میں مروی ہے کہ یہ آیت تجارت کے بارے میں نازل ہوئی ہے اور امام بخاری نے بھی اس آیت سے اموال تجارت میں زکوٰۃ کے وجوب پر استدلال کیا ہے۔ (الزکوۃ وأحکامها للغاوجی, ص 43)

لی اللہ علیہ قال : في الإبل صدقتها وفي الغنم صدقتها وفي البقرة صدقتها وفي البر صدقته.))

رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اونٹوں پر زکوٰۃ، بکریوں پر زکوٰۃ، گائیوں پر زکوٰۃ اور تجارت کے کپڑے پر زکوٰۃ ہے''۔

(دار قطنی 2/102, مستدرک حاکم, بیہقی))

لہ عنہ قال كنت أبيع الأدم والجاب فمر بي عمر بن الخطاب رضي الله عنه فقال أد صدقة مالك فقلت يا أمير المؤمنين إنما هو الأدم قال قومه ثم أخرج صدقته))

شافعی ۲۳٦/۱، عبدالرزاق [illegible] ۶/۴۴)

[illegible]

[illegible]۔

الله بن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال : «فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالعُيُونُ أَوْ كَانَ عَثَرِيًّا العُشْرُ، وَمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ نِصْفُ العُشْرِ»))

الزکوٰۃ ۱۵۵۵/۲)

دونوں حالتوں میں کاشتکار کی محنت کا لحاظ رکھا گیا ہے، چونکہ اول الذکر صورت میں محنت کم ہوتی ہے اس لئے اس پر زکوٰۃ زیادہ ہے اور موخر الذکر صورت میں محنت زیادہ ہے، اس لئے اس پر زکوٰۃ کم ہے۔ زمین کی پیداوار کے لئے نصابِ زکوٰۃ 5 وسق ہے۔

نَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ، قَالَ : «لَيْسَ فِي حَبٍّ وَلَا تَمْرٍ صَدَقَةٌ حَتَّى تَبْلُغَ خَمْسَةَ أَوْسُقٍ.))

عید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک غلہ اور کھجور کی مقدار پانچ وسق تک نہ ہو جائے اس پر زکوٰۃ نہیں''۔ (نسائی)

کوٰۃ ۱۳۳/۲ پر مروی ہے کہ :

((لیس فیما دون خمسۃ اَوسق صدقۃ.))

'پانچ وسق سے کم پر زکوٰۃ واجب نہیں''۔

[illegible]

مصارفِ زکوٰۃ

مصارفِ زکوٰۃ کا مطلب ہے کہ وہ مدیں جہاں پر زکوٰۃ صرف کی جاتی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ :

إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ فَرِيضَةً مِّنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ٦٠. التوبة

مساکین، زکوٰۃ وصول کرنے والے عاملین، نو مسلموں کی تالیف قلب، غلاموں، قرضداروں اور اللہ راہ میں جہاد کرنے والوں اور مسافروں کے لئے ہے۔ یہ آٹھ مصارف زکوٰۃ ہیں۔ ان آٹھ مصارف کی مختصر وضاحت درج ذیل ہیے :

فقرہ و مساکین

فقیر سے مراد وہ ہے جس کے پاس کچھ بھی نہ ہو اور مسکین جس کے پاس تھوڑا بہت خرچ موجود ہو یعنی اس کی آمدنی اس کی ضرورت سے بہت تھوڑی ہو۔

عاملین

وہ لوگ جو خلیفہ اسلام یا مسلمانوں کے امی کی طرف سے زکوٰۃ جمع کرنے کے لئے مقرر ہوتے ہیں۔ ان کی تنخواہوں وغیرہ پر زکوٰۃ کا مال صرف ہوسکتا ہے۔

مُؤَلَّفَةِ الْقُلُوب

اس سے وہ ضعیف الایمان مسلمان مراد ہیں جن کی دلجوئی یا مالی اعانت اگر نہ کی جائے تو ان کا اسلام سے منحرف ہونے کا خطرہ ہے۔

غلام

یعنی اگر کوئی مسلمان آدمی غلامی کی زندگی بسر کر رہا ہو تو مالِ زکوٰۃ سے اسے غلامی سے آزادی دلادی جائے۔

غارمین

ان سے مراد وہ مقروض ہیں جن پر اتنا قرض چڑھ گیا ہے کہ وہ اتارنے کی سکت نہیں رکھتے مگر یاد رہے کہ اگر کوئی آدمی خلاف شرع کاموں جیسے شراب جوا وغیرہ میں مال خرچ کرنے کی وجہ سے مقروض ہوگیا ہو تو اس پر زکوٰۃ کا مال صرف کرنے سے گریز کرنا چاہیے جب تک وہ توبہ نہ کرلے۔

فی سبیل اللہ

سے مراد وہ لوگ ہیں جو محاذ جنگ پر دشمنان اسلام سے نبرد آزما ہیں۔ یہ لوگ غنی بھی ہوں تب بھی ان کی اعانت مال زکوٰۃ سے کرنا جائز ہے تاکہ وہ سامان حرب جیسا کہ دور حاضر میں کلاشنکوف، گرینوف، زیکویک وغیرہ گنیں خرید کر دشمن اسلام کا مقابلہ کرسکیں۔

ابن السبیل

اس سے مراد وہ مسافر ہیں جو اپنے وطن سے دور ہیں اور ان کے پاس خرچ ختم ہوگیا ہے تو مالِ زکوٰۃ سے ان کی اعانت کرنا جائز ہے۔

صدقۃ الفطر

صدقۃ الفطر فرض ہے۔ صدقہ اس لئے ادا کیا جاتا ہے کہ رمضان المبارک میں اگر کسی فرد سے روزہ میں کوتاہی یا لغوبات وغیرہ ہوگئی ہو تو اس سے پاکیزگی حاصل کی جائے۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ :

ةً لِلصَّائِمِ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ، وَطُعْمَةً لِلْمَسَاكِينِ، مَنْ أَدَّاهَا قَبْلَ الصَّلَاةِ، فَهِيَ زَكَاةٌ مَقْبُولَةٌ، وَمَنْ أَدَّاهَا بَعْدَ الصَّلَاةِ، فَهِيَ صَدَقَةٌ مِنَ الصَّدَقَاتِ»

لریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو روزہ دار کو بے ہودگی اور فحش کلامی سے پاک کرنے اور غرباء و مساکین کو خوراک مہیا کرنے کے لئے صدقہ فطر فرض کیا ہیے جو شخص عید کی نماز سے قبل یہ صدقہ ادا کرے تو اس کا صدقہ مقبول ہے اور جو شخص نماز کے بعد صدقہ ادا کرے تو یہ نفلی صدقات کی طرح ایک صدقہ ہے''۔ (

س سے معلوم ہوا کہ صدقہ فطر کی ادائیگی عید کی نماز سے قبل ہونی چاہیے۔ اور یہ ہر مسلمان پر خواہ مرد یا عورت غلام ہو یا آزاد چھوٹا ہو یا بڑا، فرض ہے اور ہر فرد کی طرف سے ایک صاع طعام ادا کیا جاتا ہے۔ صحیح بخاری الزکوٰۃ میں حدیث ہے کہ :

ملیہ زکوۃ الفطر صاعا من تمر اَو صاعا من شعیر علی من شعیر علی العبد والحر والذکر والأنثی والصغیر والکبیر من المسلمین.))

اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر ایک صاع کھجور سے ایک صاع جو سے غلام، آزاد، مذکر و مونث، چھوٹے اور بڑے مسلمان پر فرض کیا ہے۔

طعام سے مراد ہر وہ چیز ہے جو کسی گھر میں عموماً کھائی جاتی ہے جیسا کہ چاول، جو، گندم وغیرہ ایک صاع کا وزن ۲.۲۵۵ سیر ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اور ان کا حل

1ج

محدث فتویٰ